میجر (ر) سعید اختر

بحضورِ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم)
میں مسلمان ہوں!

میں کس زبان سے دعویٰ کروں محبت کا
کہاں سے حوصلہ لاؤں میں استقامت کا
قدم قدم پہ ہے لغزش ، نفس نفس مجروح
اٹھائے پھرتا ہوں اک بوجھ میں ندامت کا
تھا حق تو یہ کہ نکلتا لیے ہتھیلی پہ سر
حساب ایسے چکاتا تری اہانت کا
میں کیسے بیٹھ رہا گھر میں بے تعلق سا
الاؤ بھڑکا نہ کیوں غیرت و حمیت کا
دریدہ دہنوں کے چہرے بگاڑتا ایسے
نشان ملتا نہ کوئی بھی اُن کی ہیبت کا
سکھاتا ایسا سبق اِن زباں درازوں کو
اعادہ کرتا نہ کوئی پھر اِس جسارت کا

مگر حضور! میں مجبور و بے کس و نادار
ذہن غلام ، بدن مضمحل ، شکارِ وَہن
میرا امیر ہے دلدادہ مغربیت کا
میرے کبیر کا ایمان فقط ہے دولت و دَہن
تیرا طریق جو ایماں کی شرطِ اوّل تھا
جدید ذہن اُسے کہہ رہے ہیں طرزِ کہن
وہ خصلتیں جن سے اجتناب لازم تھا
میرے شعار میں لازم ہوئیں بصورتِ فن
وہ بیبیاں کہ جو تھیں وارثِ حیائے بتول
ردائیں چھین کے اُن کی لے گیا فیشن